Original Speech in [illegible],

delivered by [illegible] Husain Khan,

at a Royal meeting held on the 23rd Aug. or at the 6th [illegible] Bagh, Moradabad.

ZAKIR HUSAIN LIBRARY
JAMIA NAGAR

[illegible] قاضی محمد شوکت [illegible]

[illegible] شوکت [illegible]

[illegible]

(1) B 86 [illegible] 7/42

Urdu

قاضی محمد امداد حسین صاحب انریری مجسٹریٹ   قاضی محمد شوکت حسین صاحب رئیس   قاضی محمد اشفاق احمد صاحب رئیس

و رئیس مراد آباد

19 Sheets

قاضی محمد ثروت حسین صاحب رئیس   خان بہادر قاضی محمد ابرار احمد صاحب انریری مجسٹریٹ   رائی صاحب ساہو رام رتن صاحب رئیس ٹھاکردوارہ

کنور گنگا سہائے صاحب رئیس   کنور راج کمار صاحب رئیس   کنور گوبند سہای صاحب رئیس

کنور نارسی داس صاحب رئیس   منشی بابو رام صاحب مختار   منشی اجودھیا پرشاد صاحب مختار

منشی برج نندن پرشاد صاحب مختار — بابو مکھرام صاحب بی اے وکیل — ٹھاکر انیس سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر پنشنر

مولوی ان علی صاحب مالک اخبار نیر اعظم — شیخ رحمت اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ — شجاع الدولہ صاحب رئیس

منشی محمد جان صاحب تحصیلدار پنشنر — ساہو پرشادی لال صاحب رئیس — شیخ معین الدین صاحب

شیخ قطب الدین صاحب — ساہو برج رتن صاحب رئیس — ساہو نند لعل سرن صاحب رئیس

ساہو پرشوتم سرن صاحب رئیس — ساہو ستنبا پرشاد صاحب رئیس — مولوی سمیع حسن صاحب وکیل

مرزا احمد صاحب — مولوی محمد حشمت علی صاحب وکیل — منشی محمد مشتاق حسین صاحب مختار

میر عاشق حسین صاحب رئیس — محمد عباس علی خاں صاحب عرف لاڈلے نائب قاضی رئیس — ماسٹر اسرار حسن صاحب

مولوی زین الدین صاحب — منشی ابو الحسن صاحب پنشنر — بابو کرشن سروپ صاحب وکیل

ساہو مہاراج نراین صاحب — بابو چھوٹے لعل صاحب — منشی امین الدین خاں صاحب — مرزا نصیر الدین صاحب [illegible]

مرزا اعادی حسن صاحب — چودھری رام پرشاد صاحب وکیل — مولوی محمد یعقوب علی صاحب وکیل

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

منشی محمد اشتیاق احمد صاحب رئیس   قاضی محمد لطافت حسین صاحب رئیس وکیل تحصیل بلاری

مولوی جلیل الرحمن صاحب رئیس مشاہ اور ضلع بجنور   قاضی محمد تسلیم حسین صاحب رئیس

محمد شبیر علی خان صاحب کارندہ قاضی محمد شوکت حسین صاحب انصار رئیس   منشی نذیر حسین صاحب کارندہ

محمد عبد الکریم خان صاحب کارندہ   غضنفر علی خان صاحب   مولوی سعید الدین صاحب

منشا محمد خان صاحب   قاضی ابوالحسن صاحب   قاضی اثقال حسین صاحب رئیس

میر مہربان علی صاحب   عبد الحمید خان صاحب   عبد الصمد خان صاحب

شیخ احمد الدین صاحب   منشی محمد حسن صاحب   منشی عبد الرحمن خان صاحب وغیرہ

نیز اور بہت سے معززین و دیگر حضرات شریک جلسہ تھے — بعض معززین نے اپنے عدم شرکت

اور کی مجبوری عذر اور جلسہ کے منعقد ہونے کے خطوط ارسال فرمائے تھے —

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] ——— [illegible] ——— [illegible]

[illegible] (٢)

[illegible] ———

[illegible]

[illegible]

[illegible] (١)

——— ސުވާލު ———

گورنمنٹ عالیہ کے خلاف ہو رہی اور اسکے انسداد کے متعلق عمدہ تدبیرین سوچین اور
عمل مین لاوین — زبانی ہی نہین بلکہ عملی وفاداری کا برطانیہ عظمی کے حضور مین اظہار کرین
اخلاقاً اور مذہباً ہر قوم اور رعایت مین سلطنت کی وفاداری اور خیرخواہی تہ دل سے
رعایا پر لازم ہونا ایک مسلم مسئلہ ہے — دنیا مین کوئی فرقہ اور کوئی قوم ایسی نہین جسکو
ایک حکومت کی ضرورت نہو اور حکومت کا ماننا اور قایم رہنا وفاداری کے ساتھ مشروط ہے
جب تک رعایا اطاعت گذار نہوگی اوس وقت تک کسطرح حکومت سے فایدہ اوٹھا سکتی ہے
یہ نتیجہ ہے کہ خواہ جو سلطنت ہو یعنی ہم مین یا جسکی خواہش ہوتی ہے کیسا ہو بدون [illegible] نہین بنتے
لیکن یہ غور کرنیکی بات ہے کہ بادشاہ تو بادشاہ — مان باپ سے بھی کوئی چیز بغیر اطاعت [illegible]
نہین ملتی — اگر کوئی چیز کسی سے زبردستی لی جاوے اوسمین ہرگز لطف نہین ہوتا
اور وہ قوت جو ہمسے زبردست و بالاتر ہے اوسکے سامنے شورش اور جبر کا کچھ اثر نہین ہو سکتا
جبر اور زبردستی کو ہمیشہ چھوٹون پر موثر ہوتی ہے لیکن دوسرے الفاظ مین اوسکا بھی نام
ظلم و ستم ہے اور جسکو سب بیجا جانتے ہین — بڑا ہو یا چھوٹا دونون کے مقابل مین
بیجا طرز عمل سے اپنا مطالبہ حاصل کرنا غلط ثابت ہوا ہے — اور انسانی اخلاق کبھی اس امر کا

مقتضی نہیں ہو سکتا کہ غلط کاری کو پسند کرے

ہماری گورنمنٹ نے جو حقوق ہماری طلب پر یا بالطور خود ہمکو عطا کئی ہیں اونکو غور کرکے دیکھو کہ جسقدر ہمنی قابلیت بڑھتی گئی حقوق اور فوائد میں توسیع ہوتی گئی ہم بھی اپنے ماتحتوں کو نوکر ہوں یا اولاد غلام ہوں یا کاشتکار اونکے علی قدر مراتب رفتہ رفتہ حقوق دیتے اور ضرورتیں پوری کرتے ہیں — جب تم کسی امر کی خواہش کو دل میں پیدا ہوتے دیکھو ادنی اور اعلی دونوں کی جانب نظر کرو جسطرح ہم ترقی کے منتظر رہتے ہیں اوسی طرح تنزل کو بھی خیال کرلیں — جسطرح ہم بادشاہ سے حقوق مانگتے ہیں اپنے ماتحتوں کو بھی دیسکتے ہیں یا نہیں — اس امر پر غور کرتے ہی ایک مشکل کا سامنا ہوتا ہے — کسی چیز کا لینا آسان ہے اور پاس سے دینا مشکل یہی حال سلطنت و رعایا کا ہے لیاقت و قابلیت اور فکر و غور کے ساتھ حیثیت ہر چیز ملا کرتی ہے اور وہ بھی تدریج — خدا کی جانب سے بھی ہر قوت اور ہر عطیہ میں رفتہ رفتہ ترقی دی جاتی ہے —

اگر ہم ناشکر اور بے وفا نہیں تو ہمکو اس امر کا ضرور اقرار کرنا پڑیگا کہ ابتدائی عملداری گورنمنٹ
سے ہمارے مراتب حقوق اور مدارج انصاف میں رفتہ رفتہ ایک نمایاں ترقی ہوتی رہی ہے
جسکا سلسلہ ابھی تک منقطع نہیں ہوا — منیسپل بورڈ — ڈسٹرکٹ بورڈ — انریری مجسٹریٹی انریری
منصفیاں — انریری اسسٹنٹ کمشنریاں گورنمنٹ نے یہ سب اختیارات اور فوائد
اس فیاضی سے ہمکو عطا کئے — لوکل سلف گورنمنٹ کا طریقہ جب اس ذریعہ سے
ہمکو سکھا چکی تب کونسل وضع آئین و قانون ہمارے واسطہ مرتب کیے — اوسمیں ہمکو
داخل کرکے آنریبل بنایا — اور ابھی ان کونسلوں کی اور زیادہ توسیع ہونے کی امید ہے
حکومت اور عہدہ داری کی یہ کیفیت ہے کہ کلکٹری اور جج اور سکتری ریونیو بورڈ اور بہت سے
صیغوں میں اعلی اعلی افسر ہمیں سے موجود ہیں — دیوانی اور فوجداری میں ہائی کورٹ
جج حال میں کلکٹر و کمشنر جسکی مثالیں بہت سی ہماری نظر کے سامنے ہیں
گورنمنٹ کی فیاضی اور دریا دلی میں کچھ شک نہیں — مگر شعر
عام الطاف ہیں اوسکے تو شہنشاہ سب پر ۔ تجھسے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا

جنکی تباہی سے تاریخ لدی ہوگی وہ لوگ خوب جانتے ہیں کہ بادشاہ وقت و رعایا کی مخالفت کے
زمانہ میں کیسے کیسے خراب نتیجے مرتب ہوتے ہیں — اور ہر شخص کو کن کن دقتوں کا سامنا ہوتا
خانہ بربادی — بے آبروی — بدامنی — کیا کیا مصیبتیں اپنا منہ دکہاتی ہیں — خاندان کے خاندان
آوارہ و برباد ہوجاتے ہیں — ہم حیران ہیں کہ آج کل کے شورش پسند لوگ ان باتوں کو
نظرانداز کرکے کس نشہ سے اوس قوم کے لیڈر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جس قوم کو بالا
پریشانیوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں جنکا نہونا ناممکن اور ہونا ضرور ہے

ہم اپنی حالت اور اس موجودہ شورش پر نظر کریں تو معلوم ہو کہ شورش کرنے والوں کی
حرکات ناملائم کس طرح سے دیکھنے کے قابل ہیں — ایک یہ کہ اس طریقہ سے کامیابی
ہو سکتی ہے یا نہیں — نہیں ہرگز نہیں —
دوسرے کوئی رعایا کسی گورنمنٹ کا مقابلہ کر سکتی ہے یا نہیں — ضرور یہی کہنا پڑیگا
کہ سخت دشوار بلکہ ناممکن **گورنمنٹ** ایک فولادی مضبوط دیوار ہے —
جو اوس سے ٹکرائیگا اپنے سر کا نقصان کریگا نہ کہ اوس دیوار کا —

کیسی نامردی و بزدلی ہے کہ چھپ چھپ کر اندھیری رات میں حملہ کی جاتی ہیں بیگناہ لیڈروں
پر بم کے گولے پھینکی جاتی ہیں — نافرمان وضدی بیکار طرح طرح کی بیہودہ حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں
یہ نہیں سوچتی کہ ہر قسم کے نظم و نسق کا آرکین سلطنت کو اختیار ہوتا ہے — نہ رعایا کو اوس میں
موقع مداخلت ہے نہ کسی غیر کو

اس ہٹ دھرمی کا یہی نتیجہ ہے کہ انگریزوں کی صورت — اونکی اشیا اون کے طریقوں سے
غلط نفرت ظاہر کی جاتی ہے اور یہ سکے شکر گذار نہیں کہ وہ تعلیم جسنے اونکو اپنی حقوق پر غور
کرنے کے قابل بنایا اوس میں کہاں تک **گورنمنٹ** کا اثر منت و احسان ہے —
موجودہ شورش اور بے امنی کے بانی عوام کالانعام غیر ذمہ دار اشخاص ہیں جو کچھ دولت
و نعمت رکھتی ہیں نہ کسی قسم کی طاقت جو اپنے ساتھ ہمکو بھی ذلیل کرتے ہیں گو اونکو
اپنی ذلت سے کچھ شرم نہ آئے مگر ہم لوگوں کو اس امر سے غیرت آتی ہے اور
غیرت کی ضرورت بھی ہے کہ ہماری وفاداری اور خیر اندیشی پر جنابلی ہمیں اور ناعاقبت
اندیش لوگوں کے سبب سے دھبہ لگنے کا اندیشہ ہے — ہمکو خوف ہے کہ ہمارا اعتبار

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

9

[illegible]

[illegible]

برابر چشم پوشی کرتی ہے — اب بھی کچھ نہین گیا — اون اصلاحون کی جگہہ جو چاہتے ہین اپنی

اصلاح کرین — اون حقوق کے بدلے جو مانگتے ہین سلطنت کے حق ادا کرین —

گورنمنٹ خود خوش ہو کر مورد الطاف بنائیگی

جان بجانان ۰۰ وگرنہ جان استاند اجل + خود تو منصف باش حافظ این نکو یا آن نکو

قاضی محمد شوکت حسین مراد آباد محلہ فیض گنج

(۲) قاضی شوکت حسین صاحب نے انگریزی زبان کا مضمون پڑھا — جسمین ہر طرح خصوصاً مذہباً

گورنمنٹ کی وفاداری ثابت کی تھی —

رزولیوشن نمبر ۱

(۳) مولوی محمد یعقوب علی صاحب وکیل نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرتے وقت

ایک نہایت بلیغ تقریر کی جسمین مفسدون سے نفرت — اونکی شورشون سے تنفر اور گورنمنٹ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible] (..)

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱

رزولیوشن نمبر ۹

(۹) مولوی حشمت علی صاحب وکیل کی تحریک اور منشی مشتاق حسن صاحب مختار کی تائید پر صدر انجمن صاحب سے
شکریہ کا ووٹ پاس ہوا

رزولیوشن نمبر ۱۰

(۱۰) قاضی محمد شوکت حسین خانصاحب کی تحریک پر تمام جلسہ نے تعظیماً سرو قد کھڑے ہو کر
حضور شہنشاہ معظم کی فرمان برداری کا اظہار کیا اور ازدیاد جاہ کے لئے
دعا مانگی قاضی صاحب موصوف نے مندرجہ ذیل دعائیہ اشعار پڑھے

سبز سرو ہو تا ہے جب خطیب قمری	حافظ مصحف گل تا رہے بلبل زار
گل خورشید کھلے باغ فلک میں جب تک	چمنستان میں تھا ابر بہاری دُر بار
طفل غنچہ پڑھے جب تک گلستاں میں سبق	تا کہ مجموعہ گلزار نے باغ و بہار
تا رہے آئینہ صبح مصفا یا رب	تا کہ آفاق میں ہو گیسوئے شب عنبر بار

[illegible] (11)

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

(b)

روئیداد

جلسۂ

اظہار وفاداری و فرمانبرداری گورنمنٹ برطانیہ عظمیٰ
منجانب باشندگان ضلع مرادآباد

جو

قاضی محمد شوکت حسین خاں صاحب انصاری کی کوٹھی واقع
شوکت باغ میں
بتاریخ ۲۲- اگست ۱۹۱۴ء بوقت ۶ بجے شام
منعقد کیا

حسب الحکم جناب قاضی محمد شوکت حسین خاں صاحب انصاری رئیس مرادآباد
ایس بن علی نے
اپنے مطبع العلوم مرادآباد میں چھپوایا

منشی ثروت حسین صاحب رئیس خان بہادر قاضی محمد ابرار احمد صاحب
آنریری مجسٹریٹ ۔ رائے صاحب ساہو رام رتن صاحب رئیس تعلقدار
کنور [illegible] سہائے صاحب رئیس کنور راج کمار صاحب رئیس
کنور گوبند سہائے صاحب رئیس ۔ کنور بنارسی داس صاحب رئیس
منشی بابو رام صاحب مختار منشی اجودھیا پرشاد صاحب مختار
بابو لکھرام صاحب بی۔ اے ۔ وکیل ۔ ٹھاکر گنیش سنگھ صاحب
ڈپٹی کلکٹر پنشنر ۔ مولوی ابن علی صاحب مالک اخبار نیر اعظم
شیخ رحمت اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ ۔ شجاع اللہ خانصاحب رئیس
منشی محمد جان صاحب تحصیلدار پنشنر ۔ ساہو پرشادی لال صاحب رئیس
شیخ معین الدین صاحب ۔ شیخ قطب الدین صاحب ۔ ساہو برج رتن
صاحب رئیس ۔ ساہو نند لال سرن صاحب رئیس ساہو پرشوتم سرن صاحب
رئیس ۔ ساہو سیتا پرشاد صاحب رئیس ۔ مولوی سعید حسن صاحب وکیل
عزیز احمد صاحب ۔ مولوی حشمت علی صاحب وکیل منشی مشتاق حسین
صاحب مختار ۔ میر عاشق حسین صاحب رئیس ۔ عباس علی خانصاحب عرف لاڈلے
خانصاحب ۔ ماسٹر ابرار حسین صاحب ۔ مولوی زین الدین صاحب
مسٹر ابو الحسن صاحب بیرسٹرایٹ لا ۔ سوامی کرشن سروپ صاحب وکیل
ساہو مہاراج نراین صاحب رئیس ۔ بابو چھیدے لال صاحب ۔
منشی امین الدین خان صاحب ۔ مرزا نصیر الدین صاحب تحصیلدار پنشنر
مرزا ہادی حسن صاحب چودھری رام پرشاد صاحب وکیل

مولوی یعقوب علیخانصاحب وکیل۔ مولوی معقود حسن صاحب۔
مرزا علی رضا صاحب مجردان۔ مسٹر محمود حسن صاحب بی-اے مولوی
عبد السلام صاحب۔ مرزا احمد جان بیگصاحب۔ بابو کداری لال صاحب
وکیل۔ مولوی صدیق حسن صاحب۔ قاضی صدر الدین صاحب۔ منشی [illegible] محمد صاحب۔
شیخ منصور الحق صاحب۔ مولوی نجم الدین صاحب۔ [illegible] نندن پرشاد صاحب مختار
شیخ رفیع الدین صاحب۔ قاضی فہیم الدین صاحب مالک اخبار نظام الملک۔ شیخ امیر حسین صاحب
میر وارث علیصاحب مختار۔ لالہ [illegible] لال صاحب۔ منشی محمد حسن صاحب۔
ڈاکٹر محمد حسین صاحب۔ حافظ امان علیصاحب۔ شیخ عثمان علیصاحب۔ میر انتظام علی حسن
صاحب مختار۔ حافظ نور الحسن صاحب [illegible]۔ ڈاکٹر بیجناتھ صاحب۔ مولوی سلطان
صاحب رئیس بچھراون۔ یوسف علیخان صاحب۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب۔ مولوی
حبیب الرحمن صاحب رئیس بچھراون۔ مولوی احمد سعید صاحب رئیس بچھراون۔
مولوی محمد [illegible] صاحب رئیس بچھراون۔ سجاد حسین خانصاحب عرف میاں حاجی صاحب
رئیس [illegible]۔ ظہیر علی خانصاحب رئیس سنبھل۔ قاضی [illegible] حسین خان صاحب وکیل
بلاری۔ مولوی خلیل الرحمن صاحب رئیس منڈاور ضلع بجنور۔ شبیر علی خانصاحب مظفر علی
خانصاحب۔ مولوی سعید الدین صاحب۔ شیخ [illegible] حسن صاحب۔ عبد الکریم خانصاحب
قاضی [illegible] حسین صاحب۔ ممتاز محمد خانصاحب۔ قاضی [illegible] حسین صاحب۔ میر مہربان علیصاحب
عبد الحمید [illegible] صاحب [illegible] صاحب۔ شیخ احمد الدین صاحب۔ عبد الرحمن خانصاحب وغیرہ۔ نیز اور بہت سے
معززین و دیگر حضرات [illegible] جلسہ تھے۔ بعض معززین نے اپنی عدم تشریف آوری کے [illegible]
عذر [illegible] کے حق [illegible] کے خط [illegible] روانہ [illegible] تھے۔

کارروائی جلسہ

(۱) سمیع اللہ خاں صاحب رئیس نے تحریک اور کنور بہاری داس صاحب رئیس نے
تائید کی کہ قاضی محمد امداد حسین صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ
اس جلسے کے صدر انجمن قرار دیے جائیں۔ بالاتفاق سب نے منظور کیا
اور قاضی صاحب موصوف نے کرسی صدارت پر اجلاس فرمایا۔

(۲) حسب اجازت صدر انجمن صاحب **قاضی شوکت حسین خان**
صاحب بانی جلسہ نے مندرجہ ذیل اردو مضمون پڑھا۔

چاہتے ہو ملک و ملت کی آرائش بہار — بادشاہ وقت کے بنو سچے جان نثار
لو لگی دل کو اطاعت کی بری فیلو مہار — دیکھنا اسوقت تم اپنی ترقی کا ابھار

ہے محال اصلاح ہونی مفسدانہ طور سے
حق ملا کرتا ہے سب کو عاجزانہ طور سے

حضرات۔ اس جلسہ میں سب نے اس لئے قدم رنجہ فرمایا ہے کہ آجکل ملک میں جو شورش گورنمنٹ عالیہ کے خلاف ہو رہی ہے اس کے انسداد کے متعلق عمدہ تدبیریں سوچیں اور عمل میں لائیں۔ زبانی ہی نہیں بلکہ عملی وفاداری کا اظہار برطانیہ عظمی کے حضور میں کریں۔

اخلاقاً اور مذہباً ہر قوم اور ملت میں سلطنت کی وفاداری اور خیرخواہی تہ دل سے رعایا پر لازم ہے تا ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔ دنیا میں کوئی فرقہ۔ اور کوئی قوم ایسی نہ ہے کہ ایک حکومت کی ضرورت نہ ہو۔ اور حکومت کا ماننا اور قائم رہنا وفاداری کے ساتھ ہے

ہی۔ جب تک رعایا اطاعت گذار نہو گی۔ اوسوقت تک کسطرح حکومت سے فائدہ اوٹھا سکتی ہے۔
یہ سچ ہی کہ فوائد جو سلطنت سے ہمکو پہنچتے ہین یا جنکی خواہش ہوتی ہی کسیکو بدون اطاعت نہین ملتے۔ لیکن یہ غور کرنے کی بات ہی کہ بادشاہ تو بادشاہ ماں باپ سے بھی کوئی چیز بغیر اطاعت نہین ملتی۔ اگر کوئی چیز کسی سے زبردستی لیجاے اوسمین ہرگز لطف نہین ہوتا۔ اور وہ قوت جو ہمسے زبردست اور بالاتر ہی اوس کے سامنے شورش اور جبر کا کچھ اثر نہین ہو سکتا۔
جبر اور زبردستی گو ہمیشہ چھوٹو پر موثر ہوتی ہی۔ لیکن دوسرے الفاظ مین اوس کا یہی نام ظلم و ستم ہے۔ اوجس کو سب بیجا جانتے ہین۔
بڑا ہو یا چھوٹا دونون کے مقابل مین بیجا طریقہ سے اپنا مطالبہ حاصل کرنا غلط ثابت ہوا ہے۔ اور انسانی اخلاق کبھی اس امر کا مقتضی نہین ہو سکتا کہ غلط کاری کو پسند کرے۔
ہماری گورنمنٹ نے جو حقوق ہماری طلب پر یا بطور خود ہمکو عطا کئے ہین اون کو غور کر کے دیکھو کہ جسقدر ہم مین قابلیت بڑہتی گئی حقوق اور فوائد مین توسیع ہوتی گئی۔ ہم بھی اپنی ماتحتون کو نوکر ہون یا اولاد۔ غلام ہون یا کاشتکار اونکے علی قدر مراتب رفتہ رفتہ حقوق دیتے ہین۔ اور ضرورتین پوری کرتے ہین۔
جب تم کسی امر کی خواہش کو دلمین پیدا ہوتے دیکھو۔ ادنی اور اعلی دونون کی جانب نظر کرو۔ جسطرح ہم ترقی کے منظر دیکھتے ہین اوسیطرح تنزل کا بھی خیال کرلین۔ جسطرح ہم بادشاہ سے حقوق مانگتے ہین۔ اپنے ماتحتون کو بھی دیسکتے ہین یا نہین۔

اس امر پر غور کرنے سے ایک مشکل کا سامنا ہوتا ہے۔ کسی چیز کا لینا آسان ہے۔ اور بار
سے دبا [illegible] یہی حال سلطنت اور رعایا کا ہے۔ لیاقت و قابلیت اور فکر و غور کے ساتھ
حسب حیثیت ہر چیز ملا کرتی ہے۔ ا[illegible] وہ بھی بتدریج۔ خدا کی جانب سے بھی ہر قوت او
ہر جیز میں رفتہ رفتہ ترقی دیجاتی ہے۔

اگر ہم ناشکر اور بیوفا نہیں تو ہم کو اس امر کا ضرور اقرار کرنا پڑے گا کہ ابتدا ہی حالدار
گورنمنٹ سے ہمارے مرتب اور حقوق اور مدارج انصاف میں رفتہ رفتہ ایک نمایان
ترقی ہوتی رہی ہے جسکا سلسلہ ابھی تک منقطع نہیں ہوا۔ میونسپل بورڈ۔ ڈسٹرکٹ
بورڈ۔ انریری مجسٹریٹی۔ آنریری منصفیان۔ آنریری اسسٹنٹ کلکٹریان
گورنمنٹ نے یہ سب اختیارات اور فوائد کس فیاضی سے ہمکو عطا کئے۔ لوکل سلف
گورنمنٹ کا طریقہ جب اس ذریعہ سے ہمکو سکھا چکی تب کونسل واضع آئین و قانون
ہمارے واسطے مرتب کی۔ اور ممبرت ہم کو داخل کرکے آنریبل بنایا۔ اور ابھی ان
کونسلوں کی اور زیادہ توسیع ہونیکی امید ہے۔ ہماری کونسلوں کا ایک نائب ممبر انگلینڈ
کی کونسل تک پہونچ گیا۔ عدالت اور عہدہ داری کی کیفیت یہ [illegible] اور
سکریٹری ریو نیو بورڈ اور بہت سے محکموں میں اعلے اعلے افسر ہیں سے ہوئے ہیں۔
دیوانی اور فوجداری میں ہائی کورٹ کے جج۔ حال میں محکمۂ ولایت جسکی مثالیں بہت
سی ہماری نظر کے سامنے ہیں۔

گورنمنٹ کی فیاضی اور دریا دلی میں کچھ شک نہیں مگر ٭
عام رعیت اونکے الطاف شہید ہیں سب پر ٭ سمجھے کیا صدقے اگر تو کسی قابل ہوتا
جنکی نگاہ سے تاریخ گذری ہوگی وہ خوب جان سکتے ہیں کہ [illegible]

رعایا کی مخالفت کے زمانہ میں کیسے کیسے خراب نتیجے مترتب ہوتے ہیں۔ اور ہر شخص کو کن کن دقتوں کا سامنا ہوتا ہے۔ خانہ بربادی۔ بے آبروئی۔ بدامنی کیا کیا مصیبتیں اپنا منہ دکھاتی ہیں۔ خاندان کے خاندان آوارہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ آجکل کے شورش پسند لوگ ان سب باتوں کو نظرانداز کر کے کس منہ سے اوس قوم کے لیڈر ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ جس قوم کو وہ بلا پریشانیوں میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں جنکا نہ ہونا ناممکن اور ہونا ضرور ہے۔

ہم اپنی حالت اور اس موجودہ شورش پر نظر کریں تو معلوم ہو کہ شورش کرنے والوں کی حرکات ناملایم ہنسی ٹھٹھے دیکھنے کے قابل ہیں۔ ایک یہ کہ اس طریقے سے کامیابی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ دوسرے کوئی رعایا کسی گورنمنٹ کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ ہرگز یہی کہنا پڑیگا کہ سخت دشوار۔ بلکہ ناممکن ہے۔ گورنمنٹ ایک فولاد کی مضبوط دیوار ہے جو اوس سے سر ٹکرائیگا اپنے سر کو نقصان کریگا۔ نہ کہ اوس دیوار کا۔

کیسی نامردی و بزدلی ہے کہ چھپ چھپ کر اندھیری رات میں حملے کئے جاتے ہیں بیگناہ لیڈیوں پر بم کے گولے پھینکے جاتے ہیں۔ نافرمان اور ضدی بنکر طرح طرح کی بیہودہ حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ یہ نہیں سوچتے کہ ہر قسم کے نظم و نسق کا ارکین سلطنت کو اختیار ہوتا ہے۔ نہ رعایا کو اوس میں موقع مداخلت ہے۔ نہ کسی غیر کو۔

اس پر طرہ یہ کہ بعض کہنا ہے کہ انگریزوں کی صورت اونکی اشیا اور اون کے طریقوں سے غلط نفرت ظاہر کیجاتی ہے۔ اور اس کے شکر گزار نہیں کہ وہ تعلیم جس نے اون کو اپنی حقوق پر غور کرنے کے قابل بنادیا اوس میں کہانتک گورنمنٹ کا اکرمنت

دا احسان ہی - موجودہ شورش اور بے امنی کے بانی عوام کالانعام غیر ذمہ دار اشخاص ہین
جو نہ کچہ دولت ووقعت رکہتے ہین نہ کسی قسم کی طاقت - وہ اپنے ساتھ ہم کو بھی ذلیل
کرتے ہین - گو اون کو اپنی ذلت سے کچہ شرم نہ آئے - مگر ہم لوگون کو اس امر سے
غیرت آتی ہی اور غیرت کی ضرورتا بھی ہی کہ ہماری وفاداری اور خیراندیشی پر چند
بے حمیت اور ناعاقبت اندیش لوگون کے سبب دہبہ لگنے کا اندیشہ ہے - ہمکو خوف ہی
کہ ہمارا اعتبار ان ناحق کو شورش کی طرح نہ اوڑھ جائے - اور ہماری وفاداری پر پانی
نہ پھر جائے - جب تک ان مفسدونکے فسادات کے رفع کرنیکی تدبیرین عمل مین نہ لائی جائنگی
گورنمنٹ کو کیونکر اطمینان ہو سکتا ہی - جسطرح گورنمنٹ کی انتظامی - مالی - ملکی - فوجی
پولیس - وغیرہ قوتین قابل اطمینان ہین اوسیطرح ہماری جان نثاری - اور
وفاداری پر بھروسا اور یقین ہونا ضرور ہی تاکہ ہم گورنمنٹ کے نزدیک قابل اعتبار اور
لائق منک سمجہا جائین - ان تدبیرون سے وہ حقوق جنکی ہم مین قابلیت ہوگی خود مل جائینگے
جو بے شرمی اور بیحیائی کے ساتھ بیہودہ اور باغیانہ حرکات سے چند بے حیثیت لوگ طلب
کر رہی ہین - اونکی شورش کو دیکہئے - اور گورنمنٹ کے تحمل وبردباری کو ملاحظہ کیجئے کہ جب
ایسے واقعات مفسدانہ کو محسوس کرتی ہے - سختیون کو چہوڑکر چند قواعد قانون بناکر
خفیف سزائین اون لوگونکو دیتی ہی جو علانیہ مرتکب ہونے کا اقرار کرتے ہین - او حکومت
کو اسکی بھی خبر ہی کہ کتنے لوگ اس شورش مین حصہ لے رہے ہین - مگر اپنی رحمدلی سے
برابر چشم پوشی کرتی ہی - اب بھی کچہ نہین گیا - اون اصلاحون کی جگہ جو چاہتے ہین اپنی اصلاح
کرین - اون حقوق کے بدلے جو مانگتے ہین سلطنت کے حق ادا کرین - گورنمنٹ خود خوش ہوکر مورد
الطاف بنائیگی سہ جان بجانان دہ وگرنہ جان بستاند اجل خود تو منصف باش حافظ این نکو یا آن نکو

(۳) قاضی ثروت حسین صاحب نے انگریزی زبان کا مضمون پڑھا جس میں ہر طرح خصوصاً
مذہباً گورنمنٹ کی وفاداری ثابت کی تھی۔

رزولیوشن نمبر ۱

(۴) مولوی محمد یعقوب علی صاحب وکیل نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرتے وقت ایک نہایت
بلیغ تقریر کی جس میں مفسدوں سے نفرت۔ اونکی شورش پسندی سے تنفر اور گورنمنٹ کی وفاداری کا اظہار تھا
اور ایک نظم پڑھکر جلسہ کو سنائی۔ قرار پایا کہ یہ جلسہ تمام باشندگان مظفر آباد کمیلر فسمی
اون مفسدانہ حرکات سے جو گورنمنٹ کے خلاف اور تمام ملک میں بد امنی پیدا کرنے کے واسطے
کیجاتی ہیں سخت نفرت ظاہر کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ رولٹ ایکٹ سے جو اس شورش کے انسداد کیلئے
گورنمنٹ کر رہی ہے موافق اور ہر طرح کی ہمدردی رکھتا ہے۔ قاضی لطافت حسین خان صاحب
وکیل بار کی تائید اور ساہو پرشادی لال صاحب رئیس کی مزید تائید سے یہ رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۲

(۵) مسٹر محمد ابو الحسن صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرتے وقت نہایت فصاحت
کے ساتھ ایک تقریر کی جس میں ثابت کیا تھا کہ ہم سب کو انسداد شورش میں ہر طرح گورنمنٹ کی
ہمدردی کرنا چاہئے۔ قرار پایا کہ اس جلسہ کی رائے میں جملہ خیر خواہان گورنمنٹ باشندگان
ہندوستان کا فرض ہے کہ تمام مفسدانہ و شورش انگیز حرکات کے انسداد کے لئے جہانتک ممکن ہو
کوشش عمل میں لاویں اور حتی المقدور جسقدر اونکی ضرورت ہو مدد دیں۔ کنور راج کمار
صاحب رئیس کی تائید اور خان بہادر قاضی محمد ابراہیم صاحب انریری مجسٹریٹ کی مزید تائید
سے یہ رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر ۳

(۶) مسٹر محمود حسن صاحب بی۔ اے۔ نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کرتے وقت ایک مختصر

پھر اخبار ترک کے مضمون باغیانہ خیالات سے نفرت ظاہر کرنا ضروری ثابت کیا۔ قرار پایا کہ جلسہ خاص طور سے ہندوستان اور باغیانہ خیالات کی اشاعت کرنے والوں کو نفرت سے دیکھتا ہے۔ منشی محمد اشتیاق احمد صاحب رئیس کی تائید پر یہ رزولیوشن پاس ہوا۔

رزولیوشن نمبر (۷) کنور گنگا سہائے صاحب رئیس نے تحریک کی کہ آج کے جلسہ کی کارروائی جناب صاحب کلکٹر بہادر ضلع مرادآباد کی ذریعہ سے گورنمنٹ کو بھیجی جاوے شیخ رحمت اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ نے تائید کی اور رزولیوشن مذکور پاس ہوا۔ رزولیوشن نمبر (۸) رائے جمنا سہائے رام رتن صاحب [illegible] و آنریری مجسٹریٹ کی تحریک و مولوی ابن حسن صاحب مالک اخبار [illegible] کی تائید سے یہ رزولیوشن پاس ہوا کہ آج کے جلسہ کی کارروائی چند اخبارات کو بغرض طبع بھیجی جاوے۔ رزولیوشن نمبر (۹) مولوی حشمت علی صاحب وکیل کی تحریک و منشی مشتاق حسین صاحب مختار کی تائید پر صدر انجمن صاحب کے شکریہ کا ووٹ پاس ہوا رزولیوشن نمبر (۱۰) قاضی محمد شوکت حسین خان صاحب کی تحریک پر تمام جلسہ نے تعظیماً کھڑے ہو کر حضور شہنشاہ معظم کی فرمانبرداری کا اظہار کیا اور ازدیاد جاہ و جلال کیلئے دعا مانگی۔ قاضی صاحب نے مندرجہ ذیل ابیات اشعار پڑھے

لب سرو ہوتا جائے خطیب قمری	حافظ مصحف گل تا رہے ہر بلبل زار
گل خورشید کھلے باغ فلک میں جب تک	چمنستان میں ہو تا ابر بہاری دربار
طفل غنچہ [illegible] جب تک کہ گلستان میں سبق	تا کہ مجموعہ گلزار رہے باغ و بہار
تا رہے آئینہ صبح مصفا یارب	تا کہ آفاق میں ہو گیسوئے شب عنبر بار
عمر و اقبال بڑھے شاہ کا اپنے ہر روز	حاسدوں کے لئے ہو گرم اجل کا بازار
دولت و جاہ و حکومت کو ترقی ہو مدام	شاہ سب آئے کریں فخر سے اوسکا دربار
باغ امید ہوا خواہ ہو یارب سرسبز	چشم دشمن میں کھٹکتا رہے خار ادبار

(۱۱) پنڈت ملارام صاحب بی۔اے وکیل کی تحریک اور [illegible] لال صاحب رئیس کی تائید پر [illegible] کرنے کے لئے تین چیرز [illegible]۔ اور جلسہ ختم ہوا۔

of what they want. The Government is always ready to extend its favour and kindness to the deserving.

THE FOLLOWING WERE AMONG THOSE PRESENT.

Hony. Magistrates Qazi Mohd Imdad Husain, (President) K. B. Qazi Abrar Ahmad; Shaikh Rahmatullah.

Retired Dy. Collectors—Thakur Ganesh Singh.

Retired Tahsildars—M. Mohd. Jan Sahib; Mirza Nasiruddin Sahib.

Pleaders & Mukhtars Pt. Mukh Ram B. A.; M. Said Hasan, M. Hashmat Ali; M. Yaqub Ali Khan; Mr. Abul Hasan Bar-at-law; Seth Krishna Sarup; Babu Kedari Lal Qazi Imdalat Husain Khan; M. Babu Ram; M. Ajudhya Prasad M Mushtaq Husain Ch. Ram Prasad; B. Brijnandan Prasad; Mir Danish Ali; Mir Intizam Ali.

Raises Qazi Mohd. Shaukat Husain Khan, Mufti Ishtaq Ahmad; Qazi Sarwat Husain, Rai Sahib Sahu Ram Ratan of Thakur Dwara; Kuwar Ganga Sahay of Bilari; K. Raj Kunwar, K. Gobind Sahay; K. Banarsi Das; M. Shujaullah Khan; Sahu Prasadi Lal, Sahu Braj Ratan; Sahu Nand Lal Saran; Sahu Purshotam Saran; Sahu Sita Prasad; Mir Ashiq Husain; Sahu Maharaj Narain; B. Chotey Lal; M. Aminuddin Khan; Mirza Hadi Hasan; Maulvi Maqsud Hasan Mirza Ali Raza; M. Abdussalam, Mirza Ahmad Jan Beg, M. Saddiq Hasan, Q Sadruddin, M. Fazal Mohd. Shaikh Manzurulhaq, S Rafiuddin; Shaikh Amir Husain; L. Balbhadra Das M. Mohd Hasan; Hafiz Aman Ali S. Ushiran Ali, Hafiz Nurul Hasan; M Sultan Hasan of Bachhraon; Yusuf Ali Khan; M Khalilul Rahman; M Habibul Rahman, M Ahmed Said and M. Mohamed Hasan of Bachhraon; Mr. Mahmud Hasan B A; Sajjad Hasan Khan alias Miyan Jan of Sambhal; Maulvi Khalilul Rahman of Mandawar Dist. Bijnor; Shabir Ali Khan, etc., &c.

Doctors—Mohd. Husain and Pt Baij Nath

Editors—S. Ibni Ali, Nyer-i-Azam and Qazi Fahimuddin.

Traders—M. Fazel Mohammed Manager A M Zaman Bros. Maulvi Najmuddin, and L. Balbhadra Das, etc.

The efforts of the enemies of the Government are futile, and will never result in success.

It is next to impossible for the people to overawe and attack a strong Government with impunity. Govt is like a wall of iron, and the fools who think of battering against it will only break their own heads to pieces.

Gentlemen! there is another aspect of the doings of those abominable creatures which must excite the hatred of all good men. They commit such cowardly crimes as the killing of innocent men and women by means of throwing bombs under cover of the darkness of the night.

Their injustice knows no bounds. Instead of being grateful to the Government which has bestowed the blessings of peace and education, they are boycotting every thing English.

Persons who are engaged in this unholy campaign against the Government are a few irresponsible men of no position or rank, and have little influence over the subjects.

They are trying to bring disgrace on us along with themselves. We have no cause to be ashamed of their doings, but it is feared lest their crimes stain our own loyalty, of which we are so proud. To safeguard this in future we must strain every nerve to stifle the doings of the sedition-mongers. The Government has ample forces, executive and military, at its disposal to root out this mischief, but we should concert measures to assure the Government of our loyalty in a more practical way. If we follow this right path, we shall gradually get all we deserve. The patience and tolerance of the Government in face of the insolent and abominable deeds of the preachers of sedition can not fail to excite our admiration. The culprits have so far been dealt with very leniently.

It is never too late to mend. Let those who aspire for higher things first show by their services to the country and the Government that they are deservin

and subordinates but they are not effective when a powerful Government is the objective. To acquire any thing by unlawful and forcible means can never bring any blessing and happiness, and no code of morality in the world can ever tolerate such a thing.

The Government has from time to time given us rights and previleges according to our merits, and before people clamour for impossible things they should see that they deserve them. God bestows His rewards on the deserving people according to their merits.

We should be very ungrateful if we say that the Government has overlooked our wants and has not done us justice. As a matter of fact, the Government has been gradually bestowing its favour on us. Government has been very liberal in making us Honorary Magistrates, Munsifs and Asst Collectors, and in creating Local and Municipal Boards for us. The Government has given us seats in the Legislative Councils which are further to be extended in the near future.

Two Indian members have recently been appointed to the Council of the Secretary of State for India.

Honorable posts have been thrown open to us in different Departments. Many Indians are now found to occupy such dignified posts as those of Collectors, and the District Judges, and the Judges of the High Courts.

Those who have read History will tell you that friction between the rulers and the ruled has always resulted in serious sufferings to the people. Respectable families have been ruined and the social and economical structure of the country has altogether been disorganised. Anarchy and discontent take the place of peace and prosperity. It is very surprising that the preachers of Sedition now-a-days overlook these patent facts, and profess to be the leaders of the people whom they try to lead to ruin and misfortune.

Mushtaq Husain Mukhtar, respectively for the president.

10. At the instance of *Kazi Mohammed Shaukat Husain Khan* the audience stood up in token of deep respect to His Imperial Majesty, and enthusiastically prayed for the long life and prosperity of the King-Emperor, meanwhile Kazi Shaukat Husain Khan recited some couplets expressing great loyalty to his Imperial Majesty the Emperor of India.

11. The meeting came to a close with three hearty cheers for the King-Emperor as proposed by Pandit Mukh Ram B. A. pleader, and seconded by Sahu Hargulal and M. Sultan Husain Rais.

Translation of the speech delivered by
KAZI SHAUKAT HUSAIN KHAN
on the 23rd. August, 1908.

Gentlemen,

The object for which this meeting has been held is to express our sense of loyalty to the British Government and to devise means for helping the authorities in putting down the unrest in some parts of the country.

It is the moral as well as religious duty of all creeds and classes of the people to be loyal to their rulers. No community can exist in the world without a government and the Government in its turn expects loyalty and faithfulness on the part of the people who cannot derive benifit from the blessings of a good Government unless they are loyal and law-abiding.

It is true that certain previleges cannot be had without asking for them, but the request must be made in a most respectful manner. We cannot get any thing even from our parents by being insolent and disrespectful. The Government is much too powerful to yield to the clamourings of a few insolent subjects. Force and compulsion may sometimes be exercised to correct children

"the Government in the measures adopted by it for "suppressing the present unrest."

The resolution was seconded by Sahu Parshadi Lal, Rais of Moradabad, and Latafat Husain, Vakil of Bilari, and passed unanimously.

5. Mr. Abul Hassan (Alig) Bar-at-law, was the next speaker, who, after an eloquent speech, on the necessity of helping the Government in putting down the present unrest, proposed the following resolution which was supported by K. Raj Kumar, Rais, and Kazi Md. Abrar Ahmad, Honorary Magistrate, and unanimously passed.

"That this meeting is of opinion that it should be the "duty of all loyal subjects of the King Emperor to "help the authorities, to the best of their powers, in "suppressing the sedition and anarchy in the country"

6. Mr. Mahmud Husain B. A. (Alig) proposed and Mufti Ishtiaq Ahmad seconded the 3rd. resolution :—

"That this meeting views with great contempt and "aversion the doings of the persons who publish sedi-"tious and inflammatory ideas among the people."

7. Resolution No 4. "That the proceedings of to-day's meeting should be submitted to the Government of India, through the Collector of the District."

Proposed by Kunwar Ganga Sahai, Rais, and seconded by Shaikh Rahmatulla, Honorary Magistrate.

8. Resolution No. 5. "That the proceedings of to-day's meeting be sent to news-papers for publication."

Rai Sahib Sahu Ram Ratan, Rais, Thakur Dwara proposed, and S Ibn-i-Ali Editor Nyer-i-Azam, Moradabad, seconded.

9. A vote of thanks was then passed as proposed and seconded by Maulvi Hashmat Ali Vakil, and M.

LOYAL MEETING AT THE SHAUKAT BAGH, MORADABAD,

Convened by Kazi Md. Shaukat Husain Khan, Rais, Moradabad.

1. The invitation of Kazi Shaukat Husain Khan to the influential people of the District was enthusiastically responded to. and a large gathering, representing all classes of Hindus and Mohammedans, was held at his residence on the 23rd. August, 1908, at 6 P. M.

2. On the proposal of M. Shujaulla Khan supported by Kunwar Banarsi Das, Kazi Md. Imdad Husain Rais and Honorary Magistrate was unanimously voted to the chair.

3. Kazi Shaukat Husain Khan opened the proceedings by explaining the aims and objects of the meeting, and dwelt at some length on the blessings enjoyed by the the people in the British Raj, and the necessity of giving an expression of their loyalty in a more practical way in view of the present unrest in some parts of the country. Kazi Sarwat Husain next followed, and impressed upon the audience that loyalty to the king was a religious duty which must be performed by all good men.

4. Maulvi Mohammed Yaqub Ali Khan, after an interesting speech, read a poem which was suitable for the occasion and moved the first resolution :

"That this meeting expresses on behalf of the people of "Moradabad District, its utter abhorrence at the doings of the Sedition-mongers against the Government, "and against the anarchy they are attempting to "spread in the country; and that it loyally supports

PROCEEDINGS

OF

A Loyal Meeting

OF THE INHABITANTS OF

THE MORADABAD DISTRICT

Convened

BY

Kazi Mohammad Shaukat Husain Khan,

Rais, Moradabad.

TO EXPRESS

LOYALTY AND FAITHFULNESS

to

THE BRITISH GOVERNMENT.

HELD

on the 23rd. August '08 at 6 p. m.

at

SHAUKAT BAGH, MORADABAD.

PRINTED BY

SHIV LAL, GANESHI LAL,

at the Lakshmi Narayan Press, Moradabad.

1908.